سلسلہ خطبہ 26
خطبہ جمعۃ المبارک
خطب رائٹر
ابوضیاء تنزیل عابد
مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا
عنوان:
شوقِ عبادت
زیرِ اہتمام
شعبہ تبلیغ جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بوریوالا

شوقِ عبادت

اہم عناصر:

- نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شوقِ عبادت
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شوقِ عبادت
- سلف صالحین کا شوقِ عبادت

نحمده ونصلی علی رسوله الكريم اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ[آل عمران:133]

ذی وقار سامعین!

دنیا کا عام سا اُصول ہے کہ اس دنیا میں جو بھی چیز بنائی جاتی ہے، اس کے بنانے کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے، ایک انسان بھی بلاوجہ اور بے کار کوئی چیز نہیں بناتا تو سوچیے کہ جس خالق اور مالک نے کائنات کا اتنا وسیع نظام بنایا ہے، اتنی بڑی مخلوق انسان کو پیدا فرمایا ہے وہ اسے بے کار اور بلا مقصد کیسے بنا سکتا ہے؟ انسان کی پیدائش کا بھی کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں انسان کی تخلیق کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ[الذاریات:56]

"ہم نے جنّوں اور انسانوں کو صرف اور صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے."

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے کئی مقامات پر عبادت کی ترغیب دلائی ہے۔

❁وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ[آل عمران:133]

"اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دوڑو اپنے رب کی جانب سے بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین (کے برابر) ہے، ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔"

❁فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ

"پس نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمھیں بتائے گا جن باتوں میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔"[المائدہ:48]

آج کے خطبہ جمعہ میں ہم یہ بات سمجھیں گے کہ نبی مکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کا عبادت کا شوق کتنا تھا؟ تا کہ ہمارا بھی عبادت کا شوق بڑھے۔

نبی مکرم ﷺ کا شوقِ عبادت

❁عَنِ الْمُغِيرَةِ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا[بخاری:4836]

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں رات بھر کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں سوج گئے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ [مسلم:1814]

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے سورہ بقرہ کا آغاز فرمایا، میں نے (دل میں) کہا: آپ سو آیات پڑھ کر رکوع فرمائیں گے مگر آپ آگے بڑھ گئے میں نے کہا: آپ اسے (پوری) رکعت میں پڑھیں گے، آپ آگے پڑھتے گئے، میں نے سوچا، اسے پڑھ کر رکوع کریں گے مگر آپ نے سورہ نساء شروع کر دی، آپ نے وہ پوری پڑھی، پھر آپ نے آل عمران شروع کر دی، اس کو پورا پڑھا، آپ ٹھہر ٹھہر کر قرأت فرماتے رہے جب ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح ہے تو سبحان اللہ کہتے اور جب سوال (کرنے والی آیت) سے گزرتے (پڑھتے) تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت سے گزرتے تو۔ (اللہ سے) پناہ مانگتے، پھر آپ نے رکوع فرمایا اور سبحان ربی العظیم کہنے لگے، آپ کا رکوع (تقریباً) آپ کے قیام جتنا تھا۔ پھر آپ نے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہا: پھر آپ لمبی دیر کھڑے رہے، تقریباً اتنی دیر جتنی دیر رکوع کیا تھا، پھر سجدہ کیا اور "سبحان ربی الاعلی" کہنے لگے اور آپ کا سجدہ (بھی) آپ کے قیام کے قریب تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرتبہ رات میں نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا لمبا قیام کیا کہ میرے دل میں ایک غلط خیال پیدا ہو گیا۔ ہم نے پوچھا کہ وہ غلط خیال کیا تھا تو آپ نے بتایا کہ میں نے سوچا کہ بیٹھ جاؤں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دوں۔[بخاری:1135]

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، قَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي المِخْضَبِ». قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي المِخْضَبِ» قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: «ضَعُوا لِي مَاءً فِي المِخْضَبِ»، فَقَعَدَ، فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لاَ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي المَسْجِدِ، يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِصَلاَةِ العِشَاءِ الآخِرَةِ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ

ترجمہ: آپ کا مرض بڑھ گیا۔ تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی جی نہیں یارسول اللہ! لوگ آپ کا انتظام کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لیے ایک لگن میں پانی رکھ دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم نے پانی رکھ دیا اور آپ

ﷺ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر آپ اٹھنے لگے، لیکن آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش ہوا تو پھر آپ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کی نہیں حضور! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے (پھر) فرمایا کہ لگن میں میرے لیے پانی رکھ دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے پھر پانی رکھ دیا اور آپ نے غسل فرمایا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی لیکن (دوبارہ) پھر آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش ہوا تو آپ نے پھر یہی فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کی کہ نہیں یارسول اللہ! لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ نے پھر فرمایا کہ لگن میں پانی لاؤ اور آپ نے بیٹھ کر غسل کیا۔ پھر اٹھنے کی کوشش کی، لیکن پھر آپ بے ہوش ہو گئے۔ پھر جب ہوش ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہم نے عرض کی کہ نہیں یارسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ لوگ مسجد میں عشاء کی نماز کے لیے بیٹھے ہوئے نبی کریم ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ آخر آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آدمی بھیجا اور حکم فرمایا کہ وہ نماز پڑھا دیں۔ [بخاری:687]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا شوقِ عبادت

عبّاد بن بشر رضی اللہ عنہ:

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نکلے یعنی غزوہ ذات الرقاع میں تو کسی مسلمان نے مشرکین میں سے کسی کی بیوی کو قتل کر دیا، تو اس مشرک نے قسم کھائی کہ میں اصحاب محمد میں خون بہا کر رہوں گا۔ چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کے قدموں کے نشانات کی پیروی کرنے لگا۔ ادھر نبی کریم ﷺ نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا اور فرمایا "کون ہمارا پہرہ دے گا؟" تو اس کام کے لیے ایک مہاجر (عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ) اور ایک انصاری (عبّاد بن بشر رضی اللہ عنہ) اٹھے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا "تم دونوں اس گھاٹی کے

دہانے پر کھڑے رہو۔" جب وہ دونوں اس کے دہانے کی طرف نکلے (تو انہوں نے طے کیا کہ باری باری پہرہ دیں گے) چنانچہ مہاجر لیٹ گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا (اور پہرہ بھی دیتا رہا۔) ادھر سے وہ مشرک بھی آ گیا۔ جب اس نے ان کا سراپا دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ اس قوم کا پہریدار ہے چنانچہ اس نے ایک تیر مارا اور اس کے اندر تول دیا۔ اس (انصاری) نے وہ تیر (اپنے جسم سے) نکال دیا (اور نماز میں مشغول رہا) حتیٰ کہ اس نے تین تیر مارے۔ پھر اس نے رکوع اور سجدہ کیا۔ ادھر اس کا (مہاجر) ساتھی بھی جاگ گیا۔ اس (مشرک) کو جب محسوس ہوا کہ ان لوگوں نے اس کو جان لیا ہے، تو بھاگ نکلا۔ مہاجر نے جب انصاری کو دیکھا کہ وہ لہولہان ہو رہا ہے تو اس نے کہا؛

سُبْحَانَ اللَّهِ! أَلَا أَنْبَهْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَى؟! قَالَ: كُنْتَ فِي سُورَةٍ أَقْرَؤُهَا، فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا. [ابو داؤد:198 حسنہ الالبانی]

«سبحان اللہ» ! تم نے مجھے پہلے تیر ہی پر کیوں نہ جگا دیا؟ اس نے جواب دیا" میں ایک سورت پڑھ رہا تھا، میرا دل نہ چاہا کہ اسے ادھوری چھوڑوں۔"

میرا ثواب لکھا جائے:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک آدمی تھا، میرے علم میں کوئی اور آدمی اس کی نسبت مسجد سے زیادہ فاصلے پر نہیں رہتا تھا اور اس کی کوئی نماز نہیں چوکتی تھی، اس سے کہا گیا یا میں نے (اس سے) کہا: اگر آپ گدھا خرید لیں کہ (رات کی) تاریکی اور (دوپہر کی) گرمی میں آپ اس پر سوار ہو جایا کریں۔ اس نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پڑوس میں ہو، میں چاہتا ہوں میرا مسجد تک چل کر جانا اور جب میں گھر والوں کی طرف لوٹوں تو میرا لوٹنا میرے لئے لکھا جائے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قَدْ جَمَعَ اللهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ[مسلم:1514]

"اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ تمھارے لئے اکٹھا کر دیا ہے۔"

غریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نادار لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ امیر ورئیس لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت حاصل کر چکے حالانکہ جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن مال ودولت کی وجہ سے انہیں ہم پر فوقیت حاصل ہے کہ اس کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں۔ عمرہ کرتے ہیں۔ جہاد کرتے ہیں اور صدقے دیتے ہیں (اور ہم محتاجی کی وجہ سے ان کاموں کو نہیں کرپاتے) اس پر آپ نے فرمایا کہ لو میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ اگر تم اس کی پابندی کروگے تو جو لوگ تم سے آگے بڑھ چکے ہیں انہیں تم پالوگے اور تمہارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤگے سوائے ان کے جو یہی عمل شروع کردیں ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ تسبیح (سبحان اللہ) تحمید (الحمدللہ) تکبیر (اللہ اکبر) کہا کرو۔

[بخاری:843]

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا:

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنْبَسَةُ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ

مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ وَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ

"جس نے ایک دن اور ایک رات میں بارہ رکعات ادا کیں اس کے لئے ان کے بدلے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔"ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

عنبسہ نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

عمرو بن اوس نے کہا: جب سے میں نے ان کے بارے میں عنبسہ سے سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔

نعمان بن سالم نے کہا: جب سے میں نے عمرو بن اوس سے ان کے بارے میں سنا، میں نے انھیں کبھی ترک نہیں کیا۔[مسلم:1694]

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ صبح کی نماز کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اسی رات انہیں زخمی کیا گیا تھا چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بیدار کر کے صبح کی نماز کے لیے کہا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛

نعم ولا حظ فی الاسلام لمن ترك الصلاة

"جی ہاں اور دین اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جو نماز ترک کر دے۔"

پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر نماز ادا کی اور آپ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

[السنن الکبریٰ للبیہقی: 1/357، سندہ صحیح]

یاد رہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا زخم اتنا شدید تھا کہ پیٹ اور اس کی رگیں کٹ چکی تھی نبیذ اور دودھ پلایا گیا تو وہ بھی پیٹ سے باہر آگیا۔[بخاری: 3700]

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ:

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ:

كان حذيفة إذا فاتته الصلاة في مسجد قومه يعلق نعليه ويتبع المساجد حتى يصليها في جماعة .

جب سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اپنی قوم کی مسجد میں باجماعت نماز چھوٹ جاتي تو آپ اپنے جوتے لٹکاتے اور دیگر مساجد میں باجماعت نماز کی تلاش میں نکل پڑتے یہاں تک کہ باجماعت نماز ادا کر لیتے۔[مصنف ابن ابی شیبۃ: 5990]

سلف صالحین کا شوقِ عبادت

امام ذہبی رحمہ اللہ:

تاج الدین بن علی السبکی رحمہ اللہ نے اپنے استاذ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ کے قربِ وفات کا واقعہ لکھا ہے کہ امام ذہبی رحمہ اللہ کے والد نے انہیں مغرب سے پہلے دیکھا تو وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں تھے، انہوں نے پوچھا کیسا محسوس کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا اخری سانسیں لے رہا ہوں۔ پھر انہوں نے اپنے والد سے پوچھا کیا نماز مغرب کا وقت داخل ہو چکا ہے؟ تو والد نے ان سے کہا کہ آپ نے عصر کی نماز نہیں پڑھی؟ آپ نے فرمایا

کیوں نہیں پڑھ چکا ہوں لیکن میں نے اب تک مغرب کی نماز نہیں پڑھی، پھر آپ نے اپنے والد سے مغرب اور عشاء کو تقدیماً جمع کرنے کا سوال کیا تو انہوں نے اس کے جواز کا فتوی دیا، آپ رحمہ اللہ نے ایسے ہی کیا اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد پھر آدھی رات سے پہلے وفات پا گئے اور انہیں باب صغیر کے پاس دفن کیا گیا تھا۔

[طبقات الشافعیۃ الکبریٰ للسبکی:106،105/9 سندہ صحیح]

عدی بن حاتم رحمہ اللہ:

عدي بن حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛

ما جاء وقت الصلاة إلا وأنا إليها بالأشواق، وما دخل وقت صلاة قط إلا وأنا لها مستعد.

"جب بھی نماز کا وقت ہوا میں اس کی ادائگی کے لیے مشتاق تھا اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا ہے میں اس کے لیے تیار ہوتا ہوں۔"[الزھد 1/165]

ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں؛

ما أقيمت الصلاة منذ أسلمت إلا وأنا على وضوء.

"میں نے جب سے اسلام لایا نماز کھڑی ہونے کی وقت باوضو ہوتا ہوں۔"[السیر:3/164]

سعید بن مسیب رحمہ اللہ:

سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛

ما اذن مؤذن منذ ثلاثين سنة الا وانا فی المسجد

"تیس سال کے عرصے سے مؤذن کے اذان دیتے وقت میں مسجد میں ہوتا ہوں۔"

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 3522]

ایک اور مقام پر آپ فرماتے ہیں؛

ما فاتتنی التکبیرۃ الأولی منذ خمسین سنۃ وما نظرت فی قفا رجل فی الصلاۃ منذ خمسین سنۃ.

"پچاس سال سے میری تکبیر اولی فوت نہیں ہوئی اور نہ ہی اتنے عرصے میں کسی جماعتی کی گدی کو دیکھا ہے یعنی میں ہمیشہ پہلی صف میں کھڑا ہوتا تھا۔" [وفیات الأعیان: 2/375]

ربیعہ بن یزید رحمہ اللہ:

ربیعہ بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں؛

ما أذن المؤذن لصلاۃ الظهر منذ أربعین سنۃ إلا وأنا فی المسجد إلا أن أکون مریضًا أو مسافرًا

"چالیس سال سے مؤذن کے ظہر کی آذان کے وقت میں مسجد میں ہوتا ہوں سوائے اس صورت کے کہ میں کہیں سفر پر ہوں یا مریض ہوں۔" [السیر: 5/240]

امام اعمش رحمہ اللہ:

امام وکیع اعمش رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں؛

اختلفت إلیه قریبا من سنتین ما رأیته یقضی رکعۃ وکان قریبا من سبعین سنۃ لم تفته التکبیرۃ الأولی.

"میرا ان کے ہاں دو سال تک آنا جانا رہا، میں نے انہیں کبھی (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) کوئی رکعت ادا کرتے نہیں دیکھا۔ وہ تقریبا ستر برس کے تھے، لیکن تکبیر تحریمہ ان سے نہ چھوٹتی تھی۔"[تھذیب التھذیب:4/224]

ابن سماعہ رحمہ اللہ:

ابن سماعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛

مكثت أربعين سنة لم تفتني التكبيرة الأولى إلا يوم ماتت أمي فصليت خمسا و عشرين صلاة اريد التضعيف[السیر:49/8]

"چالیس سال سے میری تکبیر اولی فوت نہیں ہوئی سوائے اس دن کے جس دن میری والدہ کا انتقال ہوا۔ پھر میں نے پچیس نمازیں اس نیت سے پڑھیں کہ میرے اجر میں اضافہ ہو۔"

سعید بن عبد العزیز رحمہ اللہ:

محمد بن المبارک صوري رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں؛

رأيت سعيد بن عبد العزيز إذا فاتته صلاة الجماعة بكى .

میں نے سعید بن عبد العزیز رحمہ اللہ کو دیکھا جب اس سے با جماعت نماز چھوٹ جاتی تو وہ رو پڑتے۔[تذکرۃ الحفاظ:1/161]

میمون بن مہران رحمہ اللہ:

میمون بن مہران رحمہ اللہ نماز کے لیے آئے تو انہیں کہا گیا: لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا:

إنا لله وإنا إليه راجعون، لفضل هذه الصلاة أحب إلى من ولاية العراق

اِنااللہ واِنااِلیہ راجعون!یہ نماز مجھے عراق کی گورنری سے زیادہ محبوب ہے۔

[احیاءالعلوم:193/1]

حاتم الأصم رحمہ اللہ:

حاتم الأصم بیان کرتے ہیں؛

فاتتنى الصلاة فى الجماعة فعزانى أبو إسحاق البخارى وحده، ولو مات لى ولد لعزانى أكثر من عشرة آلاف، لأن مصيبة الدين أهون عند الناس من مصيبة الدنيا .

"میری باجماعت نماز ضائع ہوگئی تو مجھ سے صرف ابواسحاق بخاری نے تعزیت کی۔اگر میرا کوئی بیٹا فوت ہوجاتا تودس ہزارلوگ مجھ سے تعزیت کرتے کیونکہ دنیا کانقصان لوگوں کے ہاں دین کے نقصان سے بڑھ کرہے۔[مکاشفۃالقلوب:364]

ابراہیم بن میمون رحمہ اللہ:

ابن معین، ابراہیم بن میمون مروزی رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں:

كان إذا رفع المطرقة فسمع النداء لم يردّها.

وہ اپناکام کرتے ہوئے جب اپناہتھوڑاسونے یاچاندی پر مارنے کے بلند کرتے اوراوپر سے اذان کی آواز سنتے تواسے ادھر ہی روک لیتے وہ ایک ضرب بھی نہیں لگاتے۔

[تھذیب التھذیب:173/1]

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ہمارے خطباتِ جُمعہ اور دروس حاصِل کرنے لیے رابطہ کریں۔

کال / واٹس ایپ

0301-1263168

0306-9230439

0300-8282509